۳۔ سیاسی پارٹیاں

پچھلے سبق میں ہم نے دستور کی پیش رفت اور انتخابی عمل کا مطالعہ کیا۔ عوام، جمہوریت، نمائندگی اور الیکشن ان سب کو جوڑنے والی سب سے اہم کڑی سیاسی پارٹی ہے۔ ہم سیاست کے تعلق سے جو سنتے یا پڑھتے ہیں ان میں سے بیشتر ان پارٹیوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ تمام جمہوری نظام میں سیاسی پارٹیوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ مختصر یہ کہ جمہوریت کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں میں اقتدار کے لیے مقابلہ آرائی ہوتی ہے۔ اس سبق میں ہم بھارت میں سیاسی پارٹیوں کے نظام سے متعارف ہوں گے۔

آپ نے اپنے اسکول اور آس پاس کئی گروہ، ادارے یا تنظیمیں دیکھی ہوں گی جو کسی نہ کسی کام میں تعاون کرتی ہیں۔ عوامی مسائل حل کرنے میں کوئی تنظیم پہل کرتی ہے۔ آپ نے مختلف تحریکوں کے احتجاج کے بارے میں بھی پڑھا ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح سماج میں گروہ، ادارے، تحریک فعال ہوتی ہے اسی طرح سیاسی پارٹیاں بھی الیکشن لڑنے کے لیے پیش قدمی کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ سماج کے دیگر اداروں، تنظیموں اور سیاسی پارٹیوں میں فرق ہوتا ہے۔ سیاسی پارٹی ایک طرح سے سماجی تنظیم ہی ہوتی ہے لیکن اس کے مقاصد اور طریقۂ کار الگ ہوتے ہیں۔ اس پس منظر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب لوگ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے اکٹھا ہوکر انتخابی عمل میں شریک ہوتے ہیں تب اس تنظیم کو 'سیاسی پارٹی' کہا جاتا ہے۔ سیاسی پارٹی سے مراد الیکشن لڑنے اور جیتنے کے بعد اقتدار حاصل کرکے اپنی پارٹی کی حکومت قائم کرنے والے لوگوں کا گروہ ہے۔

سیاسی پارٹیوں کی چند امتیازی خصوصیات حسبِ ذیل ہیں۔

اقتدار حاصل کرنا : سیاسی پارٹیوں کا مقصد الیکشن کے توسط سے صرف اقتدار حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس وجہ سے مختلف سیاسی پارٹیاں ہمیشہ ایک دوسرے سے نبرد آزما رہتی ہیں۔ اس طرح کی مقابلہ آرائی نامناسب بالکل نہیں ہے۔ البتہ یہ مقابلہ آرائی مثبت انداز میں ہونی چاہیے۔

فلسفیانہ بنیاد : ہر سیاسی پارٹی مخصوص پالیسیوں اور نظریات کی حامی ہوتی ہے۔ عوامی مسائل کے تعلق سے ان کا مخصوص نقطۂ نظر ہوتا ہے۔ ان سب سے مل کر پارٹی کا فلسفہ وجود میں آتا ہے۔ جو لوگ اس فلسفے کو صحیح سمجھتے ہیں وہ اس پارٹی کی حمایت کرتے ہیں۔ پارٹی کو لوگوں کی جو حمایت حاصل ہوتی ہے اسے 'عوامی حمایت' کہتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں تمام سیاسی پارٹیوں کا فلسفہ تقریباً یکساں ہے۔ اس وجہ سے پارٹیوں میں فلسفے کی بنیاد پر فرق کرنا مشکل ہوگیا ہے۔

پارٹی پروگرام : اپنے فلسفے کو عمل میں لانے کے لیے سیاسی پارٹیاں اس پر مبنی پروگرام تیار کرتی ہیں۔ اقتدار ملنے پر اس پروگرام پر عمل درآمد کیا جاتا ہے۔ اقتدار نہ ملے تب بھی اس پروگرام کی مدد سے عوام کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حکومت قائم کرنا : سیاسی پارٹیاں حکومت قائم کرتی ہیں اور ملک کے انتظامی اُمور انجام دیتی ہیں۔ یہ کام دراصل الیکشن میں اکثریت حاصل کرنے والی پارٹی کا ہوتا ہے۔ جو پارٹیاں اکثریت حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہیں وہ حزبِ اختلاف (اپوزیشن پارٹی) کے طور پر کام کرتی ہیں۔

حکومت اور عوام کے درمیان کڑی : سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔ سیاسی پارٹیاں عوامی مطالبات اور شکایات کو حکومت تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں جبکہ حکومت پارٹیوں کے توسط سے اپنی پالیسیوں اور پروگراموں پر حمایت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اخبار میں شائع شدہ درج ذیل خبروں سے آپ نے جو سمجھا ہے اسے مختصراً بیان کیجیے۔

- برسر اقتدار پارٹی کے خلاف ممبئی میں تمام اپوزیشن پارٹیوں کی میٹنگ ہوئی۔ کسانوں کا مسئلہ اُٹھائیں گے۔
- برسر اقتدار پارٹی نے دیہی علاقوں میں سوال جواب کا اہتمام کیا۔

فرض کیجیے کہ آپ حزبِ اختلاف (اپوزیشن پارٹی) کے لیڈر ہیں اور آپ کی پارٹی کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ حکومت نے شعبۂ صحت میں بہتر کام نہیں کیا ہے۔ اپوزیشن پارٹی لیڈر کی حیثیت سے آپ کیا کریں گے؟

غور کیجیے اور لکھیے۔

مہاتما گاندھی، ونوبا بھاوے اور جے پرکاش نارائن نے ’پارٹی کے بغیر‘ جمہوریت کا تصور پیش کیا۔ موجودہ دور میں ایسی جمہوریت وجود میں لانا ہو تو کیا کرنا ہوگا؟

بھارت میں پارٹی نظام کی بدلتی صورت:

(۱) آزادی کے بعد کے زمانے میں کانگریس ایک طاقتور پارٹی تھی۔ چند مقامات کو چھوڑ کر مرکز اور ریاستی سطح پر اس پارٹی کو اکثریت حاصل تھی۔ ملکی سیاست پر مذکورہ پارٹی کی گرفت مضبوط تھی۔ اس وجہ سے اس زمانے کے پارٹی نظام کا ذکر ’ایک مضبوط پارٹی نظام‘ کی حیثیت سے کیا جاتا ہے۔

(۲) ایک مضبوط پارٹی نظام کو ۱۹۷۷ء میں چیلنج کیا گیا۔ غیر کانگریسی پارٹیوں نے متحد ہو کر یہ چیلنج دیا تھا۔

(۳) ۱۹۸۹ء کے لوک سبھا انتخابات کے بعد سیاست میں صرف ایک سیاسی پارٹی کی بالادستی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ اس کے بعد کے زمانے میں کئی پارٹیوں نے مل کر متحدہ محاذ کی حکومت قائم کرنے کا آغاز کیا۔ محاذی حکومت قائم کرنے کا تجربہ بھارتیہ جنتا پارٹی اور کانگریس دونوں پارٹیوں نے کیا۔ ہمارے ملک کے پارٹی نظام نے اس بات کو غلط ثابت کر دیا کہ محاذی حکومت عدم استحکام پیدا کرتی ہے۔ متحدہ محاذ کی حکومت یا مخلوط حکومت اب بھارت کے سیاسی نظام میں مستقل حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

- کسی ایک سیاسی پارٹی کے ہاتھوں میں طویل عرصے تک اقتدار ہو اور سیاست پر کسی دوسری سیاسی پارٹی کا اثر نہ ہو تو اسے ’ایک پارٹی نظام‘ کہتے ہیں۔
- سیاست میں دو سیاسی پارٹیوں کا اثر ہو اور اُلٹ پلٹ کر ان ہی دو پارٹیوں کے ہاتھوں میں اقتدار رہتا ہو تو اس طرزِ حکومت کو ’دو پارٹی نظام‘ کہتے ہیں۔
- کئی سیاسی پارٹیاں اقتدار کی دوڑ میں ہوں اور سب کا کم زیادہ سیاسی اثر ہو تو اسے ’کثیر پارٹی نظام‘ کہا جاتا ہے۔

یہ کر کے دیکھیے۔

ذیل میں سیاسی پارٹیوں کے دو اہم محاذ دیے ہوئے ہیں۔ معلوم کیجیے کہ ان میں کون سی پارٹیاں شامل ہیں اور ان کے نام لکھیے۔

۱۔ قومی جمہوری محاذ (NDA)
۲۔ متحدہ ترقی پسند محاذ (UPA)

یہ بھی جان لیجیے۔

قومی پارٹی اور علاقائی پارٹی کسے کہتے ہیں؟

قومی پارٹی کی حیثیت سے منظوری حاصل کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کی عائد کردہ شرائط کی تکمیل کرنا پڑتی ہے۔

(الف) چار یا زائد ریاستوں میں لوک سبھا یا وِدھان سبھا کے پچھلے الیکشن میں کم از کم ٪۶ ووٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح پچھلے الیکشن میں کسی بھی ریاست سے یا ریاستوں سے لوک سبھا کے لیے کم از کم چار ارکان کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

یا

(ب) لوک سبھا کے مجموعی انتخابی حلقوں کے کم از کم ٪۲ حلقۂ انتخاب سے اور کم از کم تین ریاستوں سے اُمیدواروں کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

علاقائی یا ریاستی سطح کی پارٹی کی حیثیت سے منظوری کے لیے الیکشن کمیشن نے درج ذیل شرائط کا تعین کیا ہے۔

(الف) لوک سبھا یا وِدھان سبھا کے پچھلے الیکشن میں کم از کم ٪۶ ووٹ حاصل کرنا اور وِدھان سبھا کے لیے کم از کم دو ارکان کا منتخب ہونا ضروری ہے۔

یا

(ب) وِدھان سبھا کے ارکان کی کل تعداد کا کم از کم ٪۳ نشستوں یا کم از کم ۳ نشستیں حاصل کرنا ضروری ہے۔

آیئے، بھارت کی چند اہم سیاسی پارٹیوں کا تعارف حاصل کریں۔

قومی پارٹیاں

(بحوالہ: Election Commission of India, Notification No. 56/201/PPS-111, dated 13 December 2016)

(۱) اِنڈین نیشنل کانگریس : اِنڈین نیشنل کانگریس کا قیام ۱۸۸۵ء میں عمل میں آیا۔ قیام کے وقت یہ شمولیتی نوعیت کی پارٹی تھی جو ملک کی آزادی کی جدوجہد کرنے والی ایک تحریک تھی۔ اس وجہ سے اس میں مختلف طرزِ فکر کے گروہ اکٹھا ہوگئے تھے۔ آزادی کے بعد کانگریس سب سے زیادہ بااثر پارٹی کے طور پر اُبھری۔ شروع ہی سے اس پارٹی کی پالیسی مذہبی غیر جانبداری، ہمہ جہت ترقی، کمزور طبقات اور اقلیتی فرقوں کے لیے 'مساوی حقوق، وسیع سماجی فلاح و بہبوْد' پر مرکوز ہے۔ پارٹی نے اپنی مذکورہ پالیسی کے مطابق کئی پروگراموں پر عمل کیا ہے۔ پارٹی کو جمہوری اشتراکیت، بین الاقوامی امن اور سماجی مساوات پر بھروسا ہے۔

(۲) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا : مارکسی فلسفے پر مبنی اس پارٹی کا قیام ۱۹۲۵ء میں عمل میں آیا۔ یہ ملک کی ایک قدیم پارٹی ہے۔ یہ پارٹی محنت کشوں، مزدوروں اور کاریگروں کے مفادات کے حصول کے لیے کام کرتی ہے۔ یہ پارٹی سرمایہ داری کی مخالف ہے۔

۱۹۶۰ء کی دہائی میں چین اور سوویت یونین ان دو اشتمالی (سوشلسٹ) ملکوں میں سے کس کی قیادت قبول کی جائے، اس مسئلے پر پارٹی کے لیڈروں میں فکری اختلاف پیدا ہوا اور کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا میں پھوٹ پڑ گئی اور ایک نئی پارٹی کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکس وادی) کا قیام ۱۹۶۴ء میں عمل میں آیا۔

(۳) بھارتیہ جنتا پارٹی : بھارتیہ جنتا پارٹی قومی سطح کی ایک اہم پارٹی ہے۔ بھارتی جن سنگھ پارٹی ۱۹۵۱ء میں قائم ہوئی تھی۔ ۱۹۷۷ء میں قائم ہونے والی جنتا پارٹی میں بھارتی جن سنگھ ضم ہوگئی لیکن جنتا پارٹی زیادہ عرصے تک قائم نہیں رہ سکی۔ جنتا پارٹی کے ٹوٹنے پر بھارتی جن سنگھ نے بھارتیہ جنتا پارٹی کے نام سے ۱۹۸۰ء میں ایک نئی پارٹی کی بنیاد ڈالی۔ اس پارٹی کا موقف قدیم بھارتی تہذیب وروایات کا تحفظ کرنا ہے۔ یہ پارٹی معاشی اصلاحات پر زور دیتی ہے۔

(۴) کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (ایم - مارکس وادی): یہ پارٹی سماج واد، مذہبی غیر جانبداری اور جمہوریت کی حامی ہے۔ یہ پارٹی سامراجیت کی مخالف ہے۔ کاریگروں، کسانوں اور زرعی مزدوروں کے مفادات کا تحفظ کرنا اس پارٹی کی پالیسی ہے۔

(۵) بہوجن سماج پارٹی : بہوجن سماج پارٹی سماج وادی فکر کی حامل ہے۔ یہ پارٹی ۱۹۸۴ء میں قائم ہوئی جس کا مقصد بہوجن سماج کے مفادات کا تحفظ ہے۔ 'بہوجن' سماج کے تصور میں دلت، ادی واسی، دیگر پسماندہ طبقات اور اقلیتیں شامل ہیں۔ پارٹی کا مقصد بہوجن سماج کو اقتدار دلانا ہے۔

(۶) نیشنلسٹ کانگریس پارٹی : کانگریس سے نکل کر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کی بنیاد ۱۹۹۹ء میں ڈالی گئی۔ پارٹی جمہوریت، مساوات، مذہبی غیر جانبداری جیسے اقدار کی حمایت کرتی ہے۔ کانگریس کے ساتھ محاذ بنا کر یہ پارٹی مہاراشٹر میں ۱۹۹۹ء سے ۲۰۱۴ء تک اقتدار میں رہی۔ اسی طرح یہ پارٹی مرکز میں ۲۰۰۴ء سے ۲۰۱۴ء تک کانگریس کی زیر قیادت محاذ میں شامل رہی۔

(۷) ترنمول کانگریس : آل انڈیا ترنمول کانگریس پارٹی ۱۹۹۸ء میں قائم ہوئی۔ ۲۰۱۶ء میں الیکشن کمیشن نے اسے قومی پارٹی کا درجہ دیا۔ جمہوریت، مذہبی غیر جانبداری اور کمزور طبقات کا تحفظ اس پارٹی کی پالیسی ہے۔

لوک سبھا الیکشن ۲۰۰۹ء اور ۲۰۱۴ء میں قومی پارٹیوں کی حاصل کردہ نشستیں

سیاسی پارٹی کا نام	حاصل کردہ نشستیں	
	۲۰۰۹ء	۲۰۱۴ء
انڈین نیشنل کانگریس	۲۰۶	۴۴
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا	۴	۱
بھارتیہ جنتا پارٹی	۱۱۶	۲۸۲
کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا (مارکس وادی)	۱۶	۹
بہوجن سماج پارٹی	۲۱	-
راشٹر وادی کانگریس	۹	۶

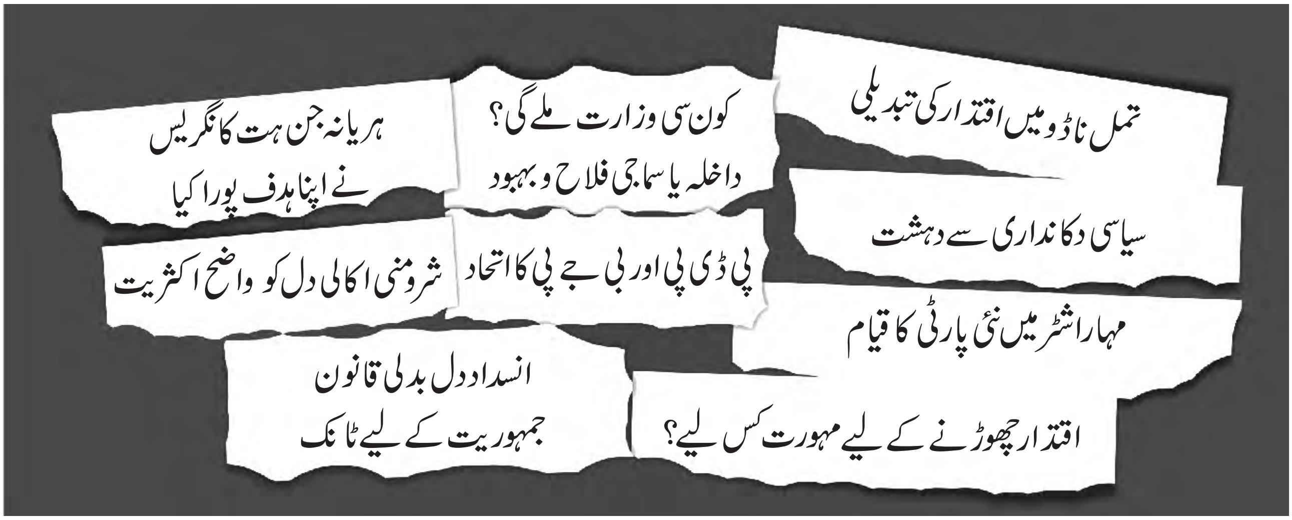

آپ نے اخبارات میں اس طرح کی خبریں پڑھی ہوں گی۔ اس سے ہمیں بھارتی وفاقی حکومت کی مختلف ریاستوں میں موجود پارٹیوں کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

- یہ پارٹیاں صرف ریاست تک کیوں محدود ہیں؟
- ریاست کے بعض لیڈر قومی سطح پر سرگرم دِکھائی دیتے ہیں تو بعض کا اثر و رسوخ محض ریاست تک محدود ہوتا ہے۔ ایسا کیوں؟

آیئے، اس نوعیت کے مسائل کی روشنی میں ہم چند علاقائی پارٹیوں کی مختصر معلومات حاصل کریں۔ بھارت کی چاروں سمت کی ریاستوں میں چند نمائندہ پارٹیوں پر غور وخوض کریں گے۔

بھارت کے مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولنے والے اور روایات وتہذیب میں تنوع کے حامل افراد رہتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف علاقوں میں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ان علاقوں کی جغرافیائی شکلوں میں بھی تنوع پایا جاتا ہے۔ آپ نے مہاراشٹر کے مختلف جغرافیائی علاقوں کا مطالعہ کیا ہے۔ مہاراشٹر، مدھیہ پردیش یا کرناٹک کے مقابلے میں تھوڑا الگ ہے۔ اسی طرح خود مہاراشٹر میں بھی جغرافیائی اور تہذیبی تنوع دِکھائی دیتا ہے۔

ہر شخص میں اپنی زبان اور اپنے علاقے کے تعلق سے اپنائیت کا جذبہ پایا جاتا ہے جو کچھ عرصے کے بعد جذبۂ تفاخر میں تبدیل ہونے لگتا ہے اور اسی جذبے کے بطن سے ’علاقائیت‘ (علاقہ پرستی) کا جذبہ وجود میں آتا ہے۔ لوگ اپنے علاقے کے مفادات اور ترقی کو فوقیت دینے لگتے ہیں۔ اپنی زبان، اپنے ادب، روایات، سماجی اصلاحات کی تاریخ، تعلیمی وثقافتی تحریکات وغیرہ کے تعلق سے فخر محسوس کرنے لگتے ہیں اور اس سے لسانی تفاخر طاقتور ہونے لگتا ہے۔ ہمارے علاقے کی ترقی ہو، یہاں کی املاک اور روزگار کے مواقع پر ہمارا حق ہونا چاہیے، اس نظریے کی وجہ سے علاقائی تفاخر میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

اس قسم کا لسانی، علاقائی، تہذیبی اور ان سے متعلق تفاخر منظّم صورت اختیار کرلے تو اس سے علاقہ پرستی کا جذبہ پروان چڑھتا ہے۔ اس جذبے کے تحت بعض اوقات آزاد سیاسی پارٹی وجود میں آجاتی ہے تو بعض اوقات مختلف پریشر گروپ اور تحریکیں وجود میں آتی ہیں۔ ان سب کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے اور وہ ہے اپنے علاقے کے مفادات کا تحفظ کرنا۔

علاقائی پارٹی

اپنے علاقے کی انفرادیت کو باعثِ فخر سمجھنا اور اس کی ترقی کے لیے حصولِ اقتدار کے مقابلے میں اُترنے والے سیاسی گروہ کو ’علاقائی پارٹی‘ کہتے ہیں۔ ان کا اثر اپنے اپنے علاقوں تک محدود ہوتا ہے۔ اس کے باوجود یہ اپنے علاقے میں مؤثر کردار ادا کرتے ہوئے قومی سیاست پر اپنی چھاپ چھوڑ جاتے ہیں۔

علاقائی پارٹیاں علاقائی مسائل کو فوقیت دیتی ہیں۔ اپنے علاقے کو ترقی دینے کے لیے صرف اختیارات حاصل کرنے کی بجائے خود مختاری ضروری معلوم ہوتی ہے۔ علاقائی پارٹی وفاقی (مرکزی) حکومت کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اپنی خود مختاری کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتی ہے۔

علاقائی پارٹیاں اس بات پر زور دیتی ہیں کہ علاقائی مسائل کو علاقائی سطح پر حل کیا جائے۔ اقتدار علاقے ہی کے افراد کے ہاتھوں میں رہے۔ انتظامیہ اور کاروبار میں علاقے کے باشندوں کو اوّلیت دی جائے۔

بھارت میں علاقائی پارٹیوں کی بدلتی ہوئی نوعیت :

آزادی کے بعد سے بھارت میں علاقائی پارٹیوں کا وجود پایا جاتا ہے لیکن ان کی نوعیت اور نقطۂ نظر میں اہم تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔

(۱) ابتدائی دور میں علاقائی تشخص کے زیر اثر علیحدگی پسند تحریک شروع ہوئی۔ آزاد خالصتان، دراوِڑستان جیسے مطالبات کا مقصد وفاقی حکومت سے الگ ہوکر اپنا آزاد ملک بنانا تھا۔ اس ضمن میں پنجاب، تمل ناڈو، جموں اور کشمیر کی علاقائی پارٹیوں کی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

(۲) علاقائی پارٹیوں کا نقطۂ نظر دھیرے دھیرے تبدیل ہونے لگا۔ آزاد حکومت کی بجائے زیادہ سے زیادہ خود مختاری حاصل کرنے کی کوشش شروع کی گئی۔ یہ علاقائی پارٹیوں کے ارتقا کا دوسرا مرحلہ ہے۔ اس مرحلے کا آغاز تقریباً ۱۹۹۰ء کے بعد ہوا ہے۔

(۳) اب علاقائی پارٹیوں کا موقف یہ ہے کہ اپنے علاقے کی ترقی کے لیے اپنے علاقے کے باشندوں کو ریاستی اور مرکزی اقتدار میں شامل کروایا جائے مثلاً شیوسینا، تیلگو دیشم۔

(۴) شمال مشرقی بھارت میں علاقائی پارٹیوں کی ترقی کا ایک الگ رجحان دِکھائی دے رہا ہے۔ ان علاقوں کی سیاسی پارٹیوں نے علیحدگی پسندی کا مطالبہ ترک کردیا اور خود مختاری کا مطالبہ شروع کردیا ہے۔ شمال مشرقی بھارت کی تمام علاقائی پارٹیاں مرحلہ وار اصل قومی دھارے میں آتی جارہی ہیں۔

مختصراً یوں کہہ سکتے ہیں کہ بھارت میں علاقائی پارٹیوں کا سفر علیحدگی پسندی، خود مختاری اور اصل دھارے میں شامل ہونے کے مرحلوں میں طے ہوا ہے۔ علاوہ ازیں قومی سیاست میں بھی ان کا اثر بڑھ گیا ہے جس کا نتیجہ متحدہ محاذ حکومت ہے۔

بھارت میں کئی علاقائی پارٹیاں ہیں۔ یہاں تمام پارٹیوں کی معلومات حاصل کرنا ممکن نہیں ہے اس لیے ہم بھارت کے مشرق، مغرب، شمال اور جنوب کے علاقوں کی چند نمائندہ پارٹیوں کا تعارف حاصل کریں گے۔

چند اہم علاقائی پارٹیاں ذیل کے مطابق ہیں۔

(۱)

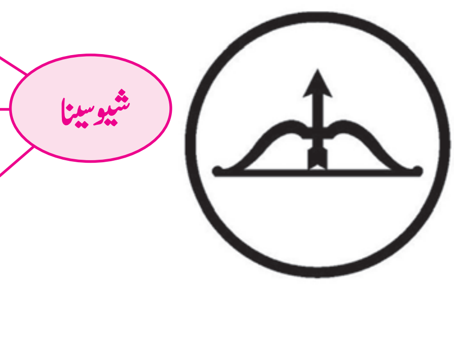

مہاراشٹر کی اہم سیاسی پارٹی۔ ۱۹۶۶ء میں قیام۔

مراٹھی مانوس (مراٹھی بولنے والوں) کے حقوق کا تحفظ۔
مراٹھی زبان کا تحفظ، غیر مہاراشٹریوں کی مخالفت۔

۱۹۹۵ء میں بھارتیہ جنتا پارٹی سے اتحاد کرکے شیوسینا سب سے پہلے مہاراشٹر میں اقتدار میں آئی۔ ۲۰۱۴ء کے الیکشن کے بعد مہاراشٹر میں بی جے پی کے ساتھ، اسی طرح ۲۰۱۹ء کے انتخابات کے بعد کانگریس پارٹی اور نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے ساتھ مہاوِکاس اگھاڑی قائم کرکے اقتدار میں شمولیت۔

(۲)

شرومنی اَکالی دل

- پنجاب کی اہم سیاسی پارٹی۔ ۱۹۲۰ء میں قیام۔
- مذہبی اور علاقائی تشخص کی نگہداشت کو اوّلیت۔
- پنجاب میں کئی برس اقتدار میں۔

(۳)

جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس

- کشمیر کی اہم علاقائی پارٹی۔ ۱۹۳۲ء میں قیام۔
- کشمیری عوام کے مفادات کا تحفظ۔ خود مختاری کی برقراری کے لیے کوشاں۔

(۴)

آسام گن پریشد

- سرکار سے بات چیت کے ذریعے ۱۹۸۵ء میں آسام معاہدہ۔ ۱۹۸۵ء میں قیام۔
- پناہ گزینوں کے مسائل حل کرنا، آسام کی تہذیبی، لسانی اور سماجی انفرادیت کو برقرار رکھنا۔ معاشی ترقی کے لیے کوشش کرنا۔
- پچھلے کئی برسوں سے آسام میں برسرِ اقتدار پارٹی۔

(۵)

دراوِڑ مُنیتر کلگھم

غیر برہمنی تحریک چلانے والی جسٹس پارٹی ۱۹۲۰ء میں دراوِڑ منیتر کلگھم نامی سیاسی پارٹی میں تبدیل ہوگئی۔ ۱۹۴۴ء میں اس کا نام جسٹس پارٹی دراوِڑ کلگھم کر دیا گیا۔ ۱۹۴۹ء میں اس سے ایک گروہ الگ ہوگیا اور اس نے دراوِڑ مُنیتر کلگھم پارٹی قائم کی۔ اس میں سے بھی ایک گروہ نے الگ ہو کر ۱۹۷۲ء میں آل انڈیا انا دراوِڑ کلگھم کے نام سے دوسری پارٹی بنالی۔

تمل تشخص کے تحفظ کے لیے کوشاں۔ مرکز کی متحدہ محاذ (مخلوط) حکومت میں کچھ عرصے تک شامل رہی۔

پارٹی کو تمام سطحوں کے رائے دہندگان کی حمایت حاصل ہے۔ اقتدار میں طویل عرصے تک رہنے کی وجہ سے کئی منصوبوں کو عملی جامہ پہنایا۔

بھارت کی ہر ریاست میں کئی علاقائی پارٹیاں ہیں جنھوں نے ان ریاستوں کی سیاست کو متاثر کیا۔ اس کی ایک مثال کے طور پر ذیل کی جدول میں مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیوں کی دو الیکشن کے تناظر میں کارکردگی پیش کی گئی ہے۔

مہاراشٹر کی علاقائی پارٹیاں (وِدھان سبھا میں نمائندگی)

پارٹی کا نام	کامیاب نشستیں	
	الیکشن سال ۲۰۰۹ء	الیکشن سال ۲۰۱۴ء
شیوسینا	۴۴	۶۳
مہاراشٹر نونرمان سینا	۱۳	۱
شیتکری کامگار پارٹی	۴	۳
بھارتی رپبلکن پارٹی	۱	۱
بھارپ بہوجن مہاسنگھ	–	–
سماج وادی پارٹی	۴	۱
بہوجن وِکاس آگھاڑی	۲	۳

پارٹی کا نام	کامیاب نشستیں	
	الیکشن سال ۲۰۰۹ء	الیکشن سال ۲۰۱۴ء
راشٹریہ سماج پارٹی	۱	۱
آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین	*	۲
جن سُراجیہ شکتی	۲	–
لوک سنگرام	۱	–
سوابھیمانی پارٹی	۱	–

(* یہ پارٹی ۲۰۰۹ء میں مہاراشٹر میں موجود نہیں تھی)

بتائیے تو بھلا!

بھارت کی تمام ریاستوں میں علاقائی پارٹیاں پائی جاتی ہیں۔ ان تمام پارٹیوں کی معلومات دینا ممکن نہیں ہے۔ بھارت کے نقشے کی مدد سے مزید چند علاقائی پارٹیوں کی معلومات حاصل کیجیے۔

ہم نے اس سبق میں بھارت کی قومی اور علاقائی سطح پر سرگرم سیاسی پارٹیوں کا جائزہ لیا۔ اگلے سبق میں ہم اپنی زندگی میں سیاسی تحریکوں کی اہمیت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

مشق

(۱) (الف) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان کو مکمل کیجیے۔

۱۔ سیاسی اقتدار حاصل کرنے کے لیے جب لوگ متحد ہوکر انتخابی عمل میں حصہ لیتے ہیں تب اس تنظیم کو .... کہا جاتا ہے۔

(الف) سرکار (ب) سماج

(ج) سیاسی پارٹی (د) سماجی ادارہ

۲۔ نیشنل کانفرنس پارٹی کا تعلق .... سے ہے۔

(الف) اوڈیشا (ب) آسام

(ج) بہار (د) جموں اور کشمیر

۳۔ غیر برہمنی تحریک جسٹس پارٹی .... نامی سیاسی پارٹی میں تبدیل ہوگئی۔

(الف) آسام گن پریشد

(ب) شیوسینا

(ج) دراوِڑ مُنیتر کلگھم

(د) جموں وکشمیر نیشنل کانفرنس

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں یا غلط، وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔

۱۔ سیاسی پارٹیاں حکومت اور عوام کے درمیان رابطے کی کڑی کی حیثیت سے کام کرتی ہیں۔

۲۔ سیاسی پارٹی سماجی تنظیم ہی ہوتی ہے۔

۳۔ متحدہ محاذ حکومت سے عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔

۴۔ ’شرومنی اکالی دل‘ ایک قومی پارٹی ہے۔

(۳) درج ذیل تصورات کو واضح کیجیے۔

۱۔ علاقائیت

۲۔ قومی پارٹی

(۴) درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ سیاسی پارٹیوں کی امتیازی خصوصیات واضح کیجیے۔

۲۔ بھارت میں پارٹی نظام کی نوعیت میں کیا تبدیلی ہوئی ہے؟

سرگرمی

۱۔ آپ کے والدین کا نام جس لوک سبھا کے حلقۂ انتخاب میں شامل ہے اس حلقے کو مہاراشٹر کے نقشے کے خاکے میں دِکھائیے۔

۲۔ بھارت کے نقشے کے خاکے میں ان مقامات کو دِکھائیے جہاں اہم سیاسی علاقائی پارٹیوں کا اثر پایا جاتا ہے۔

3ZT28G